بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) نقیر: علامہ زمخشریؒ اور علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں: ''نقیر'' اُس سوراخ کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتا ہے۔ (الکشاف وتفسیر البیضاوی (النساء: ۵۳))

علامہ قرطبیؒ اور ابن منظور افریقی فرماتے ہیں: ''نقیر'' اُس نکتے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتا ہے، اور اسی سے کھجور کا درخت اُگتا ہے۔ (لسان العرب: ۵/ ۲۸۸-۲۲۹ و تفسیر القرطبی (النساء: ۵۳))

(۲) فتیل: علامہ زمخشریؒ نے اس کا ترجمہ ادنیٰ شیئ سے کیا ہے۔ مزید وضاحت نہیں ہے۔ (الکشاف (النساء: ۷۷))

علامہ قرطبیؒ اور علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں: ''فتیل'' اُس باریک ریشے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے۔ (تفسیر القرطبی (النساء: ۴۹) ولسان العرب: ۱۱/ ۵۱۴-۵۱۵)

علامہ ابن منظور افریقیؒ نے لسان العرب میں فتیل کے اور بھی مختلف معانی بیان فرمائے ہیں۔ من شاء فلیراجع۔

(۳) قطمیر: علامہ قرطبیؒ نے اکثر مفسرین سے نقل کیا ہے کہ ''قطمیر'' اُس باریک سفید جھلّی کو کہتے ہیں جو کھجور کے گودے اور گٹھلی کے درمیان ہوتی ہے۔ یہی معنیٰ صاحبِ لسان العرب نے بیان کیے ہیں۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: گٹھلی کے شگاف کو ''قطمیر'' کہتے ہیں۔

علامہ جوہریؒ فرماتے ہیں: اُس سفید نکتے کو کہا جاتا ہے جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر

ہوتا ہے، جس سے کھجور کا درخت اُگتا ہے۔ (تفسیر القرطبی (الفاطر: ۱۳) ولسان العرب: ۹/ ۴۳ ۷، ۲ ،۱۱/ ۵۱۴)

(۴) ذرّۃ: علامہ زمخشریؒ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے مٹی میں ہاتھ ڈالا پھر نکالا اور پھونک مار کر مٹی اڑائی اور فرمایا: ان اجزاء میں سے ہر جز ''ذرّہ'' ہے۔

ایک معنیٰ یہ ہیں کہ روشن دان سے گذرنے والی گرد کے ہر جز کو ''ذرّہ'' کہتے ہیں۔

(الکشاف (النساء: ۴۰))

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ''ذرّہ'' سرخ چیونٹی کو کہتے ہیں، جو سب سے چھوٹی ہوتی ہے۔ (تفسیر القرطبی (النساء: ۴۰))

علامہ قرطبیؒ نے ابن عباسؓ سے اور بعض اہلِ لغت سے نقل کیا ہے کہ اگر زمین پر ہاتھ مار کر فوراً اٹھایا جائے تو جو مٹی ہاتھ پر لگے گی اسے ''ذرّہ'' کہتے ہیں۔ (تفسیر القرطبی (النساء: ۴۰))

علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں: چھوٹی چیونٹی کو ''ذرّہ'' کہتے ہیں۔